جمعرات
۲- مارچ ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۵۱ | جمعرات - ۲۹ رمضان - ۱۴۱۵ھ، ۲ امان ۷۴ ۱۳ ھش ۲ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو

تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے انسان کو چاہئے کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو اور بالکل عجز و نیاز سے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے۔ جو بہت ہنستا ہے وہ (صاحب ایمان) نہیں۔ اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے۔ بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گذر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۴۵۶)

خدا کا خوف اور رجا ایک وقت میں ہونی چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا کے احسان جہاں تک دیکھا جائے اسی کے علم میں ہوتے ہیں۔ کہ کس قدر وہ اپنے بندے پر کرتا ہے۔ ورنہ بندہ ان کو خیال میں بھی نہیں لا سکتا۔

ایسے احسان اور فضل کرنے والے خدا کے متعلق اگر کوئی بدظنی کرتا یا اس کی رحمت سے کسی وقت مایوس ہوتا ہے تو وہ اتنا بڑا جرم اور گناہ کرتا ہے کہ جو کبھی معاف نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اگر کوئی کسی پر جو ایک احسان کرے۔ اس کے احسان کی قدر نہ کی جائے۔ تو وہ آئندہ ایسے ناقدرے انسان پر کوئی احسان نہیں کرتا، لیکن جس کے اتنے احسان ہوں کہ اس کو گنا ہی نہ جا سکے۔ اس کے احسانوں کی اگر ناقدری اور ناشکری کی جائے۔ تو ایسے شخص سے بڑھ کر کون مجرم ہو سکتا ہے۔

مگر بہت لوگ ہیں جو خدا سے بہت مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی رحمت اور فضلوں کا خیال نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا کی رحمت سے مایوس ہونے کو دین سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کے خوف کی وجہ سے دنیا میں دل نہیں لگاتے۔ مگر یاد رکھو۔ محض خدا کے خوف کی (دین حق) تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ یہ کہتا ہے کہ خدا کا خوف اور رجا دونوں ایک وقت ہونی چاہئیں اور اس کا نام ایمان رکھتا ہے۔ ورنہ ایک وقت میں صرف خوف ہی خوف کفر ہے۔ اور خالی امید بھی کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ ہاں جب دونوں ایک وقت میں انسان کے اندر جمع ہوں۔ تب اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔ ورنہ اگر کوئی شخص ہر وقت حالت خوف میں رہتا ہے اور خدا کے فضلوں کی امید نہیں رکھتا۔ تو وہ کفر کرتا ہے اور خدا سے اس کے فضل کی اس رنگ میں امید رکھنا کہ اپنی غلطیوں اور گناہوں کے متعلق اس کی گرفت اور سزا سے بے خوف ہو جانا اور یہ خیال کر لینا کہ خدا اس سے کوئی گرفت نہیں کرے گا اور اس کے عذاب سے نڈر ہو جانا یہ گو کفر نہیں، لیکن کفر تک پہنچا دیتا ہے (صاحب ایمان) ان دونوں حالتوں کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ وہ کبھی یہ وہم بھی نہیں کرتا کہ خدا کی رحمت اسے چھوڑ دے گی۔ اور نہ وہ کبھی اس طرح بے خوف ہوتا ہے۔ کہ میں خواہ کچھ بھی کرتا چلا جاؤں وہ مجھ کو معاف کر دے گا۔ پس ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے۔ جب کہ بندہ کے دل میں خدا کا خوف اور اس کی امید دونوں ہوتے ہیں۔ خدا نے ہرگز یہ تعلیم نہیں دی کہ تم ہر

باقی صفحہ ۷ پر

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

مورخہ ۱۱ فروری ۹۵ء بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مکرم ملک لال خان صاحب کے بیٹے مکرم ناصر محمود ملک صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ام کلثوم صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر بعوض حق مہر ۲۵ ہزار کینیڈین ڈالر پڑھا۔ مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر اور مکرم ملک لال خان صاحب دونوں محترم مرزا برکت علی صاحب آف ابادان (ایران) کے داماد ہیں۔ اور میرے ہم زلف ہیں۔ نیز ان دونوں کی بیگمات (عزیزہ امتہ الجمیل بیگم و عزیزہ امتہ اللطیف بشریٰ بیگم) حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کی نواسیاں ہیں۔ اور عزیز ناصر محمود محترم ملک سلطان خان صاحب آف سندھواں تارڑ حافظ آباد کے پوتے اور عزیزہ ام کلثوم محترم انشاء اللہ صاحب کھوکھر (وفات یافتہ) کی پوتی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے برکتوں کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

عطیات برائے مریضان

فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ "بچپن سے ایسے بچوں یعنی (واقفین نو) کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲ - امان ۱۳۷۴ ہش ۲ - مارچ ۱۹۹۵ء

خدا تعالیٰ سے صفائی

دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی مشکل پیش نہ آئی ہو۔ غریب ہو یا امیر، فقیر ہو یا بادشاہ، کبھی جسمانی مشکل پیش آسکتی ہے بیمار ہونے سے کون روک سکتا ہے۔ بیماری اچانک بھی آجاتی ہے اور ایسی وجوہ سے بھی جو دیر پا ہوتی ہیں جن میں اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ اپنی کسی خامی کا دخل ہو اور ایسی بھی کہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ اور یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ آخر یہ بیماری لگی کیسے۔ اور ہر بیماری ہر شخص کو لگ سکتی ہے۔

اگر ذہنی مشکل کا تصور کیا جائے تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ غریب آدمی تو ذہنی طور پر پریشان ہو تو سمجھ آسکتی ہے لیکن امیر سے امیر آدمی بھی ذہنی طور پر پریشان ہو سکتا ہے۔ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اسے کافی نہیں سمجھتا۔ جو کچھ وہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر پاتا۔ اور ذہنی طور پر پریشان رہتا ہے۔ اسی طرح باقی باتوں کا بھی ذکر کر کے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں جسے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی مشکل پیش نہ آئی ہو۔ لیکن مشکلات کے سلسلے میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مشکل تھوڑے وقت کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور مشکل زیادہ وقت کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ تھوڑے وقت کے لئے ہو تو انسان آسانی سے برداشت کر لیتا ہے۔ زیادہ وقت کے لئے ہو تو دوسرے لوگ بھی پریشان ہو جاتے ہیں کہ اس بیچارے کو کیا ہو گیا۔ پس مشکل اپنی جگہ پر ایک مشکل بات ہے۔ لیکن مشکل کا عرصہ جو ہے یہ اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کی جاتی ہے کہ وہ ہمیں مشکلات میں نہ ڈالے اور اگر ڈالے تو وہ جلد ختم ہو جائیں گویا کہ ہمیں ان مشکلات کو مسخر کر لینے کی توفیق دے دے۔ اور وہ وقت جسے مشکل کا وقت کہا جا سکتا ہے جلد گذر جائے۔

جہاں تک وقت کا تعلق ہے اس میں اس دنیا کا اور دوسری دنیا کا بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے یہ دنیا بالکل عارضی ہے چاہے کیسی ہی مشکلات کیوں نہ ہوں اور کتنے ہی لمبے عرصے کے لئے مشکلات کیوں نہ رہیں وقت آخر گذر جاتا ہے انسان کی زندگی ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص مشکلات میں مبتلا ہو اور فوت ہو جائے تو اس کے دوست کہتے ہیں کہ مشکلات آسان ہو گئیں اب اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ یہ بے چارہ ہر قسم کی مشکلات سے چھوٹ گیا۔

لیکن جہاں تک دوسری دنیا کا تعلق ہے اس کا وقت تو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ چلتی چلی جائے گی اور چلتی ہی چلی جائے گی۔ اگر وہاں کوئی مشکل ہو اور وہ مشکل لمبے عرصے کے لئے ہو تو اس کے لمبے عرصے کا تصور بھی ناممکن ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی۔ خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے۔ وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے۔ بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا"۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے صفائی اگرچہ یہاں بھی مشکلات کا حل ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس دنیا میں نیک لوگوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ ان کی راہ میں مصائب کے پہاڑ کھڑے کئے جاتے ہیں ان کی مشکلات میں اضافہ کیا جاتا ہے لیکن جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے۔ یہ دنیا تو گذر جاتی ہے خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں لیکن جس شخص نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے صفائی کر لی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل پر مستولی کر لیا۔ اس کے لئے بے شک یہاں چند روز کے لئے تکالیف کا سامنا ہو لیکن ایک ایسے عرصے کے لئے جس کا کوئی انقطاع نہیں۔ جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ امن میں آجاتا ہے۔

چیچنیا میں خون کی ہولی کھیل کے خوش ہے روس
اور کشمیر میں آگ لگا کر بھارت ہے خورسند
جن راہوں میں ہر اک گام پہ ظلم کا ہے بازار
دیکھیں کب کرتا ہے کوئی ان راہوں کو بند

ابو الاقبال

O

کسی پہلو سے بہار اَب کے دل آزار نہیں
پھول ہی پھول ہیں ہر سمت کوئی خار نہیں

زندگی ہے تو وہی شعلۂ سرکش کہ جو تھی
لیکن اب اس میں فقط نُور ہے وہ نار نہیں

دل کے ہر پہلو کو کر دیتی ہے صیقل وہ نظر
میرے آئینے کو اب زحمتِ زنگار نہیں

اِک مقام ایسا بھی آیا ہے محبت میں جہاں
وصل کا شوق کجا حسرتِ دیدار نہیں

آخرِ شب ہے اسی فکر میں بیٹھا ہُوں ہنوز
آج دشمن مِرے کیوں گوش بہ دیوار نہیں

کھُرچ دی میں نے جو تھی وقت کے ماتھے پہ شِکن
وہ یہ سمجھا تھا کوئی صاحبِ کردار نہیں

عشق تپتے ہوئے صحراؤں کا منظر ہے جہاں
زُلف کی چھاؤں نہیں، سایۂ دیوار نہیں

کیوں ہر اک سنگ میں انگڑائیاں لیتے ہیں صنم
گر یہاں تیشہ بکف کوئی بھی فن کار نہیں

انقلاب اُمڈا چلا آتا ہے طوفاں کی طرح
روک لے اس کو کوئی پشتۂ دیوار نہیں

میکدے میں بھی ہوئی اپنی تو پانی پہ بسر
ساغرِ مے کا تبسّم! مَیں گنہگار نہیں

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی دل میں بیٹھ جائے

توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ثاقب زیروی ——— بشکریہ ہفت روزہ لاہور

حضرت مولوی نورالدین صاحب

(حضرت امام جماعت الاول کے یہ ارشادات ۱۹۱۴ء سے پہلے کے فرمودہ ہیں)

پُر نور زندگی کے رخ حضرت مولانا حکیم نور الدین کی بابرکت زندگی کا جو بغور مطالعہ کیا جائے تو ہر پہلو دوسرے سے زیادہ روشن، منور اور مبرہن دکھائی دیتا ہے۔ کہیں موٹا جھوٹا پہنے حکمت و طبابت کی مسند پر متمکن دکھائی دیتے ہیں اس شان اور اس ٹھاٹھ کے ساتھ کہ راکھ اکسیر کی سی شفائیں اور جلائیں بخشتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کہیں اسی قلندرانہ عبا میں درس قرآن دیتے ہیں اسی وہبی انہماک کے ساتھ کہ جیسے یہ مرد قلندر اس ذکر نور علیٰ نور کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن ان تمام پہلوؤں میں ایک جذب اور کشش ہمیشہ مشترک رہے کہ ہر نئے اقدام کے لئے سب سے پہلے الہ العالمین سے استصواب ضرور کیا اور اس وقت تک قدم کو حرکت نہیں دی جب تک ربانی تجلی نے دل کو کامیاب عزم کی استقامتوں اور یقین سے بھر نہیں دیا۔

اپنے بھوپال کے قیام کے دوران کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ "تھوڑے دنوں بعد ایک امیر کبیر لڑکے کو سوزاک ہو گیا اس نے اپنے آدمی کو کہا کہ کوئی طبیب لاؤ جسے لوگ نہ جانتے ہوں۔ مگر وہ بنی ہوئی دوا بھی نہ دے بلکہ کوئی سہل دوا بتائے ایسی کہ جس کے بنانے میں نوکروں کو بتانا نہ پڑے۔ یہ آدمی (پیر ابو احمد مجددی) ایک طالب علم طبیب سمجھ کر مجھے لے گئے نوجوان کرسی پر ایک دالان میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے حال دریافت کیا اور کہا کہ کیلے کی جڑ کا ایک چھٹانک پانی صاف کر کے اس میں یہ شورہ قلمی جو آپ کے دالان میں بارود کے لئے رکھا ہے ملا کر کئی دفعہ پئیں اور شام تک مجھے اطلاع دیں۔ میں کہہ کر چلا آیا اور قدرت الٰہی کہ اسے شام تک تخفیف ہو گئی۔

اس نے مجھے ایک گراں بہا خلعت اور روپیہ دیا کہ.....

نو بہن بھائیوں میں نورالدین سب سے چھوٹے اور اپنے والد کی آخری اولاد تھے۔ والد محترم نے ان سب کو پڑھانے میں اس قدر التفات برتا کہ ان کا سب سے بڑا اور خوبصورت بھائی اپنے والد کے حکم سے ایک مدن چند نامی جذامی (جو فارسی کا ماہر تھا) سے پڑھنے جایا کرتا تھا۔ شہر والوں نے کہا آپ اپنے لڑکے کو کوڑھی کے پاس پڑھنے بھیجتے ہیں کہنے لگے۔ کوڑھی ہو اور عالم ہو تو جاہل تندرست سے اچھا ہے۔" پھر جب سب سے چھوٹا بیٹا (نورالدین) تحصیل علم کے لئے پردیس جانے لگا تو فرمایا

"اتنی دور جا کر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے۔"

"جس باپ کو علم و تربیت کی ایسی تڑپ ہو بھلا اس کا بچہ نورالدین کیوں نہ بنتا۔"

شرک سے بیزاری طبیعت ذرا سے شرک کو بھی برداشت نہ کرتی تھی نہ دین کے معاملہ میں نہ حکمت و دانائی کی گفتگو میں اور نہ علاج معالجہ ہی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"میری ایک بہن تھیں ان کا ایک لڑکا تھا وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا اور مر گیا اس کے چند روز بعد میں گیا۔ میرے علاج سے انہوں نے کسی پیچش کے مریض کو اچھا ہوتے دیکھا تو مجھ سے فرمانے لگیں کہ "بھائی اگر تم آ جاتے تو میرا لڑکا بچ ہی جاتا" میں نے ان سے کہا تمہارے ایک لڑکا ہو گا اور میرے سامنے پیچش میں مبتلا ہو کر مرے گا۔ چنانچہ وہ حاملہ ہوئیں ایک بڑا خوبصورت لڑکا پیدا ہوا جب وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا تو انہیں میری بات یاد تھی مجھ سے کہنے لگیں کہ اچھا دعا ہی کرو۔ میں نے کہا خدا تعالیٰ اس کے عوض میں آپ کو ایک اور لڑکا دے گا اس کو تو اب جانے ہی دو۔"

تیز حافظہ حافظہ اس قدر تیز تھا فرمایا کرتے تھے مجھے اپنا دودھ چھوڑنا بھی یاد ہے اور خوب یاد ہے۔ میری ماں نے چھاتی پر کچھ لگایا تھا اور میں نے اپنے بڑے بھائی سے کہا تھا کہ "ہوا" ہے۔ کتابوں کا شوق۔ سن تمیز سے بھی پہلے تھا بچپنے میں جلد کی خوبصورتی کتابیں جمع کرواتی رہی۔ سن تمیز کے وقت اور بعد میں ان کا مفید متن اور مواد قلب و روح کو اپنی طرف کھینچتا رہا۔ زندگی بھر کوئی کھیل نہیں کھیلا سوائے تیرنے کے جس میں فن کی حد تک مشاقی حاصل کر لی تھی۔ اس طرح کہ بڑے بڑے دریاؤں کو دیکھ کر بھی قدم نہیں ڈولتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی دی اور جب چاہا اپنے اپنے وقت پر ان میں سے بعض کو بلا بھی لیتا رہا مگر جب بھی کسی کے لئے بلاوا آتا رہا۔ ہمیشہ یہ کہہ کر دل کو تشفی دی۔ اس میں کوئی نقص ہو گا خدا تعالیٰ اس سے بہتر بدلہ دے گا۔ فرماتے ہیں میرا جب بھی کوئی بچہ مرا۔ "میرے دل میں یہی ڈالا گیا کہ اگر تم مرتے جب بھی تم سے جدا ہو جاتے۔"

اکثر فرمایا کرتے تھے میں نے بہت روپیہ۔ محنت اور وقت خرچ کر کے احادیث کو پڑھا ہے اور اس قدر پڑھا ہے کہ اگر بیان کروں تو سننے والوں کو حیرت ہو۔ میرے سامنے کوئی کلمہ حدیث کا۔ ایک قرآن کریم کا اور ایک کسی اور شخص کا پیش کر کے دیکھ لو میں بفضلہ تعالیٰ فوراً بتاؤں گا کہ یہ قرآن کا ہے یہ حدیث کا اور یہ کسی معمولی انسان کا۔ دوستوں کے معاملہ میں سرپرست اور مربیانہ طبیعت کے مالک تھے ان سے ہمیشہ بے نیازی اور مروت سے پیش آتے رہے لیکن ایسے بے نیاز وجود کا تجربہ بھی کس قدر تلخ اور عبرت آفرین ہے فرمایا۔ "میں نے ہزار ہا روپیہ لوگوں کو قرض دیا لیکن سوائے ایک شخص کے کہ اس نے نو روپے قرض لئے تھے اور جس آنکھ سے لئے تھے اسی آنکھ سے ادا کر دیئے تھے اور کسی نے اسی آنکھ سے ادا نہیں کئے"

اعتبار و اعتماد فروری ۱۹۱۴ء کو ایک مجلس عرفان میں فرمایا "چند قومیں ہیں جن پر مجھ کو کبھی اعتبار نہیں آیا۔ جو حقیقتاً منافق ہیں اور انہیں منافقوں کی علامات سے پہچانا جا سکتا ہے۔ "دہریہ" جب خدا تعالیٰ ہی کا قائل نہیں تو اس کی قسم کا کیا اعتبار؟ رافضی تقیہ کی آڑ میں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ عیسائی کفارہ کی اوٹ لے لیتے ہیں اور منافق کا تو اعتبار ہو ہی نہیں ہو سکتا کہ اس کا ظاہر و باطن یکساں نہیں ہوتا۔

ہر نفاست اور خوش سلیقگی کو ازلی و ابدی ورثہ و ترکہ جانتے تھے اور جب کبھی اس کے برعکس منظر دیکھتے تو طبیعت فرط کرب سے بلبلا اٹھتی تھی۔ ایک صاحب ایمان کی بصیرت کو رمل نجوم پر فائق جانتے تھے اور جب کبھی تصادم میں ثانی الذکر کا علم فیل ہو جاتا تو اپنی کامیابی کو بھی معجزہ یا کرامت کہہ کر جل نہ دیتے بلکہ صاف صاف بتا دیتے تھے کہ یہ نتیجہ دراصل فلاں پس منظر سے اخذ کیا گیا تھا۔

ریاست کشمیر میں مہاراجہ کے ہاں طبیب کے طور پر مقیم تھے کہ کچھ عرصہ تک دربار میں جانا نہ ہوا وہاں نجوم کا اعلم العلماء ایک پنڈت رہتا تھا۔ اس سے ایک دفعہ از راہ تفنن فرمایا" بتاؤ اب کے ہم دربار میں کب جائیں گے؟ اس نے اور اس کے شاگردوں نے علم اور حساب کے زور پر ایک تاریخ مقرر کر دی۔ آپ نے اسے غلط بتاتے ہوئے کہا یہ نہیں بلکہ فلاں تاریخ ہو گی اور رات کا پچھلا پہر ہو گا جب ہمیں بلایا جائے گا۔"

اگر کہو تو ہم تم کو اس وقت جگا دیں چنانچہ اسی تاریخ اور اسی وقت جب مہاراجہ کا بلاوا آیا تو پیغامبر کو لے کر نجومی کے گھر والے راستے سے چلے اور اسے باہر بلوا کر بتا دیا کہ دیکھو ہم اپنی بتائی ہوئی تاریخ پر ہی جا رہے ہیں۔ اس نے جواباً "عرض کیا آپ کا تاجک بڑا زبردست ہے۔ ہم کو بھی بتا دو فرمایا ہمارا نجوم صرف اسی قدر تھا کہ بیشتر اسی سے ہم کو معلوم تھا کہ فلاں تاریخ کو آم آنے والے ہیں میں جانتا تھا کہ مہاراجہ بہت کھا جائیں گے اور ہماری اس وقت ضرورت پڑے گی۔ جب انہیں رات کے پچھلے حصے میں تخمہ ہو گا۔"

حق گوئی و حق پسندی حق بات کہنے سے کسی بڑے سے بڑے جابر کے سامنے نہ چوکتے تھے گو مہاراجہ کشمیر کے ملازم تھے لیکن جب بھی کبھی دین یا دین سے متعلقات کا ذکر چھڑا جواب میں کبھی ملازمانہ خوشامد نہ آنے دی۔ ایک دفعہ مہاراجہ نے کہا:۔ مولوی صاحب ہمیں تو آپ کہتے ہیں کہ سور کھاتے ہو اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہیں لیکن انگریز بھی تو سور کھاتے ہیں۔ وہ کیوں اس طرح عاقبت نااندیشی سے حملہ نہیں کرتے آپ نے فوراً بے دھڑک جواب دیا" وہ گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں جس سے ساتھ کے ساتھ اصلاح ہوتی رہتی ہے" مہاراجہ یہ سن کر ایسے لاجواب ہوئے کہ پھر دو سال تک مذہبی بات چیت کی جرأت نہ کی۔ ویسے مہاراجہ آپ کے علم و فضل کے دل سے معترف تھے اور کئی دفعہ بر سر دربار کہہ دیا کرتے تھے کہ تم سب لوگ اپنی اپنی غرض کے باعث میرے پاس جمع ہو گئے ہو اور میری خوشامد کرتے ہو لیکن صرف ایک یہ شخص ہے جس کو میں نے اپنی غرض سے بلایا ہے اور جس کی مجھے خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

بات بہت مختصر کرنے اور جواب بڑا جامع دینے کے عادی تھے اور اظہار بیان ہمیشہ واشگاف ہوتا تھا ایک دفعہ لاہور کے کسی مولوی نے مباحثہ کی غرض سے گفتگو کا آغاز یوں کیا:

قرآن تو مجمل ہے اس اجمال کی تفصیل کے لئے اور کس کتاب سے مدد لیں؟ آپ نے فرمایا۔ مگر خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کتاباً مفصلاً آپ فرماتے ہیں مجمل اور مبتدی مناظر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ علماء بے عمل کے کردار کو دیکھ کر ہمیشہ کڑھتے اور فرماتے۔ "میں نے کسی امیر کو زکوٰۃ کا پابند نہیں دیکھا

مسکت 'الزامی' اور جامع جواب دینے میں مہارت تامہ حاصل تھا ایک دفعہ کسی آریہ نے اعتراض کیا کہ تم قبلے کی سمت کو معزز سمجھتے ہو اور نمازوں میں اس طرف منہ کرتے ہو" فرمایا" ہون" کرتے وقت اس کی طرف پشت کیوں نہیں کرتے اور پھر اب جو تم مجھ سے بات کر رہے ہو تو میری طرف پشت کیوں نہیں کر لی"؟ اور وہ لاجواب ہو کر چلا گیا۔ مگر آپ کا جواب ہمیشہ مخاطب کے علم کے مطابق ہوتا تھا مزہ یہ ہے کہ بیماروں کا علاج کرتے وقت بھی (دین حق کی دعوت) کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور نکال لیتے تھے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

ماؤنٹ ایورسٹ کی تسخیر کی ایک دلچسپ روئیداد

کوہ پیمائی ایک ایسا مشغلہ ہے جو کردار سازی میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ اس شغل کے دوران انسان کو بہت سے نشیب و فراز سے گزرنا پڑتا ہے۔ کئی قسم کی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ کئی مواقع ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جب ہمتیں جواب دینے لگتی ہیں اور ناکامیاں بھیانک شکل میں دل توڑتی نظر آتی ہیں لیکن جو محنت، توجہ، پوری احتیاط اور لگن سے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں وہ بالآخر مظفر و منصور ہوتے اور اپنے مقصود کو پالیتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے) نے اسی ضرورت کے پیش نظر جامعہ احمدیہ کے طلباء کے لئے جنہوں نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد دنیا کے مختلف علاقوں، ملکوں اور اجنبی ماحول میں کام کرنا ہوتا ہے کوہ پیمائی کو ان کے عملی نصاب کا ایک جزو قرار دے دیا تھا۔ اس تجربہ کی بدولت وہ پیش آمدہ مشکلات پر قابو پالینے اور داعی الی اللہ کا فریضہ کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بھی کوہ پیمائی اور مہم جوئی کا انتظام وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ ایسی مہموں کی جو رپورٹیں الفضل میں چھپتی ہیں وہ بڑی دلچسپ اور سبق آموز ہوتی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح انسان کو خطرات میں پڑ کر حوصلے بلند کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ہر مہم اپنے اندر نیا رنگ رکھتی اور قارئین کے لئے دلکشی کا سامان فراہم کرتی ہے۔

خاکسار ریڈرز ڈائجسٹ پڑھ رہا تھا۔ اس میں ایک امریکی خاتون Stacy Allison نے سب سے پہلے ایورسٹ کی چوٹی سر کرنے کا اعزاز حاصل کیا اور اپنی کامیابی کی سرگذشت رسالہ مذکور کے قارئین کے لئے قلمبند کی۔ میں نے سوچا کہ وہ خاصی دلچسپ ہے۔ اس کی تفصیل قارئین الفضل کے لئے اپنے الفاظ میں لکھ دی جائے تو امید ہے وہ اسے پسند کریں گے۔ وہ رقمطراز ہیں کہ ایورسٹ ہمالیہ پہاڑ کی بلند ترین چوٹی ہے جو ۲۹۱۴۱ فٹ بلند ہے۔ اس کو سر کرنے کی کوششیں وقتاً فوقتاً بہت سے لوگوں اور قوموں کی طرف سے ہوتی رہی لیکن کامیاب ہونے والے ان میں تھوڑے ہی ہیں۔ عورتیں تو کسی کامیاب مہم میں شریک نہیں رہیں۔

۱۹۸۷ء میں ایک مہم اس چوٹی کو سر کرنے کے لئے روانہ ہوئی جس میں میں بھی شامل تھی۔ میری شدید خواہش تھی کہ عورتوں میں سے مجھے اس چوٹی کو سب سے پہلے سر کرنے کا اعزاز نصیب ہو۔ اس مہم کے دوران ایک دن ایسا آیا کہ ہماری پارٹی کے ۴۔ ارکان اس چوٹی سے صرف تین ہزار فٹ دور تھے۔ ہماری خواہش و تمنا تو یہی تھی کہ جلد اوپر پہنچیں لیکن پیش آمدہ حالات نے ہمیں اوپر جانے کی بجائے اس امر پر مجبور کر دیا کہ ایک برفانی غار میں پناہ گزیں ہو جائیں۔ ہمارے سروں کے اوپر ایک برفانی جھکڑ ۱۰۰ میل فی گھنٹہ سے زائد رفتار سے چل رہا تھا اور اس کا شور ہم سن رہے تھے۔ اس وقت ہمارے پاس صرف اتنی غذا تھی جو بمشکل دو دن کے لئے مکتفی ہو سکتی تھی۔ ۲۵۵۰۰ فٹ کی بلندی پر ہوا اس قدر لطیف ہو جاتی ہے کہ وہاں زیادہ دیر تک انسانی زندگی کا قیام ممکن نہیں رہتا۔ انسان خواہ کتنا ہی کھائے ساری غذا اس کا جزو بدن نہیں بنتی۔ جب غذا ہضم نہ ہو تو انسان کس طرح زندہ رہ سکتا ہے۔ اس کے اعصاب سوکھنے اور بیکار ہونے لگتے ہیں۔ اکثر کوہ پیما تو ان حالات میں ایک ہفتہ میں ہی ناقابل عمل ہو جاتے ہیں۔ ہماری یہ کیفیت تھی کہ اس قدر بلندی پر ساتویں شب گزار رہے تھے۔ ہمیں نظر آ رہا تھا کہ اگر صبح تک یہ جھکڑ بند نہ ہوا تو ہمیں لازماً نیچے کی طرف واپس لوٹنا پڑے گا۔ اس صورت حال کے پیش نظر ہم علی الصبح ہی غار سے نکل کر اوپر کی طرف بڑھنے لگے۔ سکاٹ فشر نے جو ہماری مہم کا لیڈر تھا اور میرا پرانا دوست تھا سیٹیاں بجاتی تیز و تند ہوا کو دیکھ کر کہا "بس جناب اب معاملہ ختم ہے"۔ برف کی جو بوچھاڑ اس وقت ایورسٹ کی چوٹی پر ہو رہی تھی اس کو دیکھ کر یہ لگتا تھا کہ کوئی آتش فشاں پورے زور سے لاوا اگل رہا ہے۔ ہم اس مہم کی تیاری میں دو سال سے لگے ہوئے تھے۔ قریباً دس سال اس کی ٹریننگ بھی حاصل کی تھی۔ اب یہ تمنا خاک میں ملتی نظر آ رہی تھی۔ ہم نے رخت سفر باندھ لیا اور واپسی کی تیاری کر لی۔ اس وقت سکاٹ کے رخساروں پر آنسوؤں کی جھڑی لگی تھی۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ پہلی امریکی کامیاب خاتون بننے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نظر نہ آتا تھا۔ بہرحال جب سب امیدیں خاک میں مل گئیں تو میں نے اپنے آپ کو واپسی کے لئے تیار کر لیا۔ دن ختم ہونے سے پہلے پہلے مجھے ایک لمبا فاصلہ طے کرنا تھا۔ پیش آمدہ دقتوں نے ہماری مہم کو ناکام کر دیا۔

دوسری مہم جب ہم امریکہ واپس پہنچ گئے تو میں نے ابھی اپنا سامان بھی نہ کھولا تھا کہ سکاٹ نے کہا "میں نے اس امریکی درخواست دے دی ہے کہ ہمیں اگلی مہم میں ضرور شامل کیا جائے" عجیب اتفاق ہے کہ مجھے تو اگلی مہم میں شمولیت کی اجازت مل گئی لیکن سکاٹ کو نہیں ملی۔ اس اطلاع پر میں سوچ میں پڑ گئی کہ بالکل اجنبی لوگوں کے ساتھ میرا کیا بنے گا۔ لیکن ایورسٹ کی فتح کا خواب ابھی تک سر میں سمایا ہوا تھا۔ میری زندگی تلخیوں کا مرقع بن چکی تھی۔ کیریر تباہ ہو چکا تھا اور شادی بھی ناکام ہو چکی تھی۔ ایسے حالات میں میرا خیال تھا کہ اگر میں ایورسٹ تک جا پہنچوں تو شاید یہ کامیابی میری ساری بدقسمتی کا مداوا ثابت ہو۔ غرض میں ان دس افراد میں شامل ہو گئی جن کو اگلی مہم میں شامل ہونے کی اجازت ملی۔

نئی مہم میں جو افراد شامل ہوئے ان کے کان برفانی جھکڑوں سے پہلے ہی مانوس ہو چکے تھے ایک دن ہم نے ایک برفانی تودے کے الگ ہونے کی آواز سنی لیکن ہم اپنے ہتھوڑے استعمال کرنے اور چڑھائی کے لئے رسیاں باندھنے میں بدستور مصروف رہے۔ جھکڑوں کی آواز ابتداءً تو دھیمی کسی درندے کے غرانے کی سی تھی لیکن بہت جلد وہ بڑے شور میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے اوپر نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک سفید بادل سا نیچے کی طرف ہماری سمت تیزی سے پھسلتا آ رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر توڑ دی ہو۔ میں نے فکرمندی کے لہجہ میں جم فشر سے پوچھا "کیا یہ برفانی بوچھاڑ ہم سے ٹکرا جائے گی"؟ اس نے اوپر کی طرف دیکھ کر کہا "میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا" وہ برفانی کلغی لحظہ بہ لحظہ چوڑی اور ہمارے قریب تر ہوتی جاتی تھی۔ ہم نے محسوس کیا کہ اگر ذرا سی بھی برفانی گرد ہمارے جسم میں داخل ہو گئی تو ہمارے پھیپھڑے جواب دے سکتے ہیں۔ میں نے کپڑا اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے شرپا سے بھی کہا کہ اپنا منہ ڈھانپ لو۔ جھکڑ کی آواز میں تیزی آ رہی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے قدموں کے نیچے جو برف تھی اس میں نرمی اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ تب ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ ہم جلد از جلد اس کے راستہ سے ہٹ جائیں۔ جم اور میں شرپا کے ساتھ چھاتی تک برفانی دراڑ میں دھنس گئے۔ میں نے اپنی ٹھوڑی سینے سے لگا دی اور برف میں دفن ہونے کے لئے تیار ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے خاموشی سی رہی۔ بعد ازاں میں نے اوپر نگاہ کی تو کیا دیکھتی ہوں کہ برفانی ذرات کا بادل مجھ سے سو فٹ کے فاصلہ پر ایک برفانی ابھار کے پیچھے رک گیا ہے۔

جن حالات سے ہم دوچار تھے ان میں یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ ہم سب تو چوٹی تک نہیں پہنچ سکتے۔ ستمبر کا آخری ہفتہ تھا۔ سب نے محسوس کیا کہ ایک چھوٹی سی پارٹی کو چوٹی تک ضرور جانا چاہئے۔ جم، سٹیو STeu اور میں بیس کیمپ (Base Camp) میں کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ بعد ازاں ہم تین شرپا گائیڈوں کے ساتھ علی الصبح ہی اوپر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ضروری تھا کہ ہم جلد جلد قدم اٹھائیں تاکہ سورج کے بلند ہونے اور برف کے نرم ہونے سے پہلے کافی فاصلہ طے کر لیں۔ برفشار (ice fall) کے نچلے حصہ پر ہم نے حفاظتی رسہ کو جو بڑی محنت سے تیار کیا گیا تھا، مضبوطی سے تھامے رکھا۔ ہم قریباً ساڑھے تین گھنٹے اس سے چمٹے رہے یہاں تک کہ وہ "موت کا دہانہ" یعنی برفانی دراڑ ہمارے پیچھے رہ گئی۔

جب ہم کیمپ نمبر۲ پر پہنچے تو سورج کی تمازت اتنی بڑھ چکی تھی کہ ہم نے کچھ کپڑے اتار دیئے لیکن اگلے روز کیمپ نمبر۳ پہنچے تو گرمی زیادہ نہ تھی اس لئے ۲۳۷۰۰ فٹ کی بلندی پر ہم اپنے سلیپنگ بیگس (Sleeping Bags) میں گھس گئے۔ ساری رات چبھنے والی سرد ہوا ہمارے خیمہ کو جھنجھوڑتی رہی اور برف ریزے ڈھلوانوں پر لڑھکتے اور ہمارے نائلون کے دروازے سے ٹکراتے رہے۔ صبح ہوتے ہی ہم میں سے ہر ایک نے ۱۸ پونڈ وزنی آکسیجن ٹینک باندھ لی۔ کیمپ نمبر۴ تک ان کا اٹھا کر لے جانا بڑا تکلیف دہ امر تھا لیکن آکسیجن نے ہمارے ذہنوں کو صاف رکھا ہوا تھا۔ منہ ڈھانپنے والے خول (Mask) کے بغیر ہی ہم تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ صرف چند گھنٹے ہی سوئے کیونکہ چوٹی تک جانے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ ہم نصف شب کے قریب ہی روانہ ہو گئے تاکہ چوٹی پر پہنچ کر فوراً واپسی کا سفر دن کی روشنی میں شروع کر سکیں۔ اس وقت باہر سخت سردی تھی۔ ستارے اوپر آسمان پر جگمگا رہے تھے۔ ہم اپنے بھاری سازو سامان کے ساتھ ایسے لگ رہے تھے جیسے خلاباز خلا میں پرواز کر رہے ہوں۔ لیکن ہوا کی لطافت کی وجہ سے ایک ایک قدم اٹھانا بھاری معلوم ہو رہا تھا۔ ایک گھنٹے بعد ہمارے دو شرپا ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر گھسٹتے آ رہے تھے۔ میں ٹھہر گئی تاکہ معلوم کروں کیا خرابی ہو گئی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا بات ہے تو ان میں سے ایک نے آکسیجن ٹینک کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس میں ہوا ختم ہو گئی ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ انہوں نے پریشر (Pressure) دباؤ ماپنے والے آلے کو ٹھیک دیکھا ہی نہ تھا وہ تو بند پڑا تھا میں نے کھلمندن (Valve) کو کھولتے ہوئے کہا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نے تو اس کو کھولا ہی نہیں" دراصل وہ بیچارے بہت گھبرائے ہوئے تھے۔

پھر دوسرے شرپا کا دستانہ نیچے گر گیا۔ دستانوں کے بغیر اس کا ہاتھوں کا شل ہو جانا یقینی امر تھا لیکن خدا کا کرنا یہ ہوا کہ وہ معجزانہ رنگ میں ایک برفانی ابھار پر ۳۰ فٹ نیچے پہنچ کر اٹک گیا۔ شرپا احتیاط سے نیچے اترا اور اپنا دستانہ اٹھا کر پہن لیا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد میں جم پاسنگ کے ساتھ سیٹو تک پہنچ گئی۔ دو شرپا ہمارا ساتھ نہ دے سکے اور واپس لوٹ گئے۔ ہم صبح ۵ بجے کے قریب تھوڑا سا آرام کر لینے کے بعد گھٹنوں گھٹنوں برف میں قدم بڑھانے کی کوشش کرتے رہے مگر زیادہ پیش رفت نہ ہو سکی۔ صبح کی روشنی میں جم نے دیکھا کہ نیچے جاتے ہوئے شرپاؤں نے دو آکسیجن ٹینک بھی اپنے ساتھ لے لئے ہیں۔ یہ معلوم کر کے میرے تو ہوش اڑ گئے۔ ہمیں چوٹی تک پہنچنے کے لئے اس آکسیجن کی شدید ضرورت تھی۔ جم نے ڈھلوان کی طرف دیکھ کر اندازہ لگایا کہ وہ تھکان یا بیماری کی وجہ سے بہت آہستہ آہستہ چلے جا رہے تھے اور بہت خوفزدہ معلوم ہوتے تھے۔ ان کی ہمتیں جواب دے چکی تھیں۔ میں نے یہ صورت حال دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ کیا ہم کامیاب ہو سکیں گے؟ ہم نے اپنی اپنی ٹینکوں کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جو آکسیجن باقی رہ گئی تھی اس سے اوپر جانا اور بخیریت واپس لوٹنا محال ہے۔ لیکن ہم میں سے کسی نے بھی واپس لوٹنے کا نام تک نہیں لیا۔ سورج طلوع ہوا تو برف نرم پڑنے لگی تھی اور کامیابی مشکل نظر آ رہی تھی۔ صبح سات بجے تک ایورسٹ کی چوٹی ابھی ایک ہزار فٹ کے فاصلہ پر تھی۔ وقت ایسا آگیا تھا کہ ہمارے لئے کوئی قطعی فیصلہ کرنا ناگزیر تھا۔ ہم نے پاسنگ سے دریافت کیا کہ چوٹی تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا۔ اس نے جواب دیا پانچ گھنٹے۔ ہمارے پاس آکسیجن صرف تین گھنٹے کی رہ گئی تھی۔ ریزرو ٹینک بھی صرف ایک ہی تھی۔ اگرچہ حسن اتفاق سے موسم بہت اچھا تھا لیکن کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا کہ یہ کیفیت کب تک برقرار رہے گی۔

میں نے مشورۃً کہا کہ اگر ہم سب اوپر نہیں جا سکتے تو کم از کم کسی ایک کو تو ضرور اوپر جانا چاہئے۔ دس افراد میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جائے تو مناسب ہو گا۔ پاسنگ نے اس رائے سے اتفاق کیا اور کہا نمبر ۸ موزوں رہے گا۔ یہ سن کر میرا دل دھڑکنے لگا۔ جم نے کہا کہ میرے خیال میں نمبر ۶ زیادہ ٹھیک ہے۔ اس پر پاسنگ نے رائے دی کہ نمبر ۳ زیادہ مستحق ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ جم نے مجھے مبارکباد دی پھر پاسنگ کی طرف دیکھ کر کہا کہ اگر پسند ہو تو تم ہمارے ساتھ نیچے چلو۔ اس نے کہا میں تو اوپر ہی جانا چاہتا ہوں۔ دراصل اس کے پھیپھڑے اس قسم کے تھے کہ وہ انتہائی لطیف ہوا میں سے بھی کافی آکسیجن کھینچ سکتا تھا۔ سٹیو (Steu) نے یہ ہوشیاری کی کہ میری آکسیجن ٹینک کو چپکے سے بدل دیا تاکہ مجھے سہولت رہے اور خود جم کے ساتھ نیچے کی طرف غائب ہو گیا۔ میں اپنی جگہ بہت خوفزدہ تھی کہ معلوم نہیں کم آکسیجن کی وجہ سے میرا کیا بنے گا۔ تاہم میں نے ایک گہرا سانس لیا۔ دل کو مضبوط کیا اور سوچا کہ مجھے اب کسی حال بھی یہ کام کر گزرنا ہے۔ بس یہ سوچ کر میں اوپر کی طرف روانہ ہو گئی۔

اتفاق سے کورین کوہ پیماؤں کی ایک پارٹی اس مقام تک پہنچ چکی تھی جہاں میں تھی۔ میں بھی ان کے ساتھ ہو گئی۔ چوٹی تک پہنچنے میں Hillary Step وہ آخری رکاوٹ ہے جو کوہ پیماؤں کو پیش آتی ہے۔ یہ ۳۵ فٹ بلند عمودی چڑھائی ہے جو رخنوں اور ابھاروں سے بھری پڑی ہے۔ اس پر چڑھ جانا بظاہر کوئی مشکل نظر نہیں آتا لیکن ۲۹ ہزار فٹ کی بلندی پر حالات بہت مختلف ہوتے ہیں۔ اس چٹان کے ایک طرف آٹھ ہزار فٹ گہرا کھڈ تھا جس کی وجہ سے مجھے بہت تشویش تھی۔ بہت سے لوگ چڑھائی چڑھتے وقت غلطی سے نسبتاً آسان مگر طویل راستہ کو منتخب کر لیتے ہیں اور ناکام ہو جاتے ہیں۔ میں جب اوپر جانے لگی تو اس وقت ہوا کافی تیز تھی۔ میں سوچتی تھی کہیں وہ مجھے اٹھا نہ پھینکے۔ ایک جھونکا ایسا آیا کہ میرا ہیٹ اڑتا ہوا تبت کی سرحد تک جا پہنچا۔ خوش قسمتی سے میرے پاس گردن پوش موجود تھا۔ میں نے خوف کو دور کرتے ہوئے اپنی کلہاڑی کو استعمال کرنا شروع کیا اور جو رکاوٹ حائل تھی اس کو کوئی اہمیت نہ دی اور اوپر کی طرف بڑھتی رہی۔

پاسنگ نے منہ اٹھا کر میری طرف تذبذب کے رنگ میں دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھی اوپر آنے کی سوچ رہا ہے۔ میں نے کہا ہمت کرو اور تم بھی آجاؤ۔ اسے ہوا کی شدت کا پورا احساس ہو رہا تھا اور جو گہرا کھڈ راستہ میں حائل تھا وہ بھی نظر آ رہا تھا۔ اس نے بھی دل کو مضبوط کیا اور آہستہ آہستہ بلندی کی طرف بڑھنے لگا۔ میں نے چوٹی کی طرف نگاہ کی تو وہ صرف ۷۵ فٹ دور رہ گئی تھی۔ میرا دل بیٹھا جا رہا تھا لیکن میں نے اسے دبائے رکھا۔ ایڈرنلین (Adernaline) میری انگلیوں اور پاؤں کے نم پوروں میں ابھرنے لگی۔ پھر فاصلہ ۱۰ فٹ رہ گیا۔ میں گھڑی دیکھی۔ اس وقت ساڑھے دس بجے تھے اور وہ ستمبر ۱۹۸۸ء کی ۲۹ تاریخ تھی۔ مسکراہٹ میرے ہونٹوں پر کھیلنے لگی۔ میں نے دل کڑا کر کے آخری چند قدم اٹھائے اور چوٹی پر پہنچ گئی۔ پاسنگ بھی اپنا کلہاڑا لہراتا ہوا اوپر آگیا۔

میرے اندر جذبات کا ایک چشمہ ابل رہا تھا۔ آنکھیں عینک کے نیچے دھندلا رہی تھیں۔ میں نے مہینوں اپنے جذبات کو قابو کئے رکھا تھا۔ اب میں نے انہیں آزاد چھوڑ دیا۔ کئی سال پہلے جو خواب سی دیکھی تھی بالآخر وہ شرمندہ تعبیر ہو گئی اور میں نے اپنے مقصود کو پا لیا۔

ابن العطاء

میرا کالم

انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ ہر انسان کو اس کے انسان ہونے کی حیثیت سے عزت اور احترام ملے۔ کسی شخص کی بے عزتی کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ اور جوں جوں انسان کا مرتبہ اونچا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی عزت اور اس کا احترام زیادہ سے زیادہ لازم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ چونکہ مذہبی رہنماؤں نے دنیا کی عظیم خدمت کی ہے۔ اس لئے ان کا احترام لازمی ہے چاہے وہ کسی مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ اور اسی لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سب رسولوں اور نبیوں سے بڑے رسول اور نبی اور سب انسانوں سے بہتر انسان حضرت اقدس محمد ﷺ کا سب سے زیادہ اعزاز اور اکرام ہونا چاہئے۔ اسی بات کے پیش نظر توہین رسالت ﷺ کا قانون ترتیب دیا گیا تھا۔ ہمیں یاد ہے کہ جب راجپال توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہوا تھا۔ تو حضرت امام جماعت الثانی نے حکومت کی توجہ اس بات کی طرف دلائی تھی کہ ایسا قانون موجود ہونا چاہئے جو مذہبی رہنماؤں کی توہین کرنے پر سزا دے سکے۔ سب سے زیادہ آپ کے پیش نظر اس وقت حضرت اقدس محمد ﷺ تھے۔ دنیا بھر میں یہ کسی کو جرات نہیں ہونی چاہئے کہ ان کی توہین کا مرتکب ہو۔ لیکن موجودہ وقت میں جس قانون کا توہین رسالت ﷺ سے تعلق ہے اس کے متعلق ہر جہت سے یہ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ اسے نہایت آسانی کے ساتھ غلط طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کسی کے ساتھ عداوت ہو تو دو گواہیاں لے کر اس کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ بنایا جا سکتا ہے۔ اب موجودہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس قانون میں جو خامیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔

حال ہی میں دو مسیحیوں کو سزائے موت ہوئی ہے۔ یہ مسیحی سلامت مسیح اور رحمت مسیح ہیں اور سلامت مسیح کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر اب چودہ سال ہے۔ گویا کہ اس پر یہ مقدمہ آج سے دو سال پہلے اس وقت بنا تھا جب اس کی عمر بارہ سال تھی۔ اس فیصلہ کے متعلق اردو اخبارات میں محترمہ وزیر اعظم صاحبہ کے خیالات کا اظہار ہوا ہے۔ ایک اخبار میں یہ سرخی لگی ہے۔ کہ توہین رسالت کے عدالتی فیصلہ پر حیرت اور دکھ ہوا۔ وزیر اعظم۔ دوسری سرخی یہ ہے۔ چودہ سالہ بچے کو سزا سناتے ہوئے اقوام متحدہ کے اس چارٹر کا خیال نہیں رکھا گیا جس پر پاکستان دستخط کر چکا ہے۔ تیسری سرخی یہ ہے۔

بعض عدالتی فیصلے کسی کو پسند اور کسی کو ناپسند ہوتے ہیں ہم سمجھتے ہیں عدالتی معاملات میں مداخلت نہیں ہونی چاہئے۔ چوتھی سرخی۔ توہین رسالت ﷺ سے متعلقہ قوانین میں ترمیم چاہتے ہیں۔ اس بارے میں مولانا فضل الرحمان سے بات ہوئی ہے۔

اس خبر کا متن یہ ہے۔ "اسلام آباد نمائندہ خصوصی۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ توہین رسالت ﷺ سے متعلقہ قوانین میں ہم ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں مولانا فضل الرحمان سے بات ہوئی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ توہین رسالت ﷺ کے ایک مقدمے میں ایک عدالت کے ایک فیصلے پر انہیں حیرت بھی ہوئی اور دکھ بھی۔ انہوں نے بھی یہ فیصلہ اخبار میں پڑھا۔ پاکستان میں عدلیہ آزاد ہے۔ اس لئے وفاقی حکومت نے کسی طرح بھی اس سلسلے میں عدالت پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن وہ یہ ضرور کہیں گی کہ پاکستان بچوں سے متعلق سنگین سزاؤں اور بالخصوص سزائے موت کے خلاف اقوام متحدہ کے چارٹر پر دستخط کر چکا ہے اس لئے یہ امر باعث حیرت ہے کہ چودہ سال کے بچے کو سزائے موت دیتے وقت اس چارٹر کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اور یہ فیصلہ ایسے وقت پر ہوا ہے جب اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کا اجلاس جنیوا میں ہو رہا ہے اور ابھی تک پاکستان کا حقوق انسانی کے سلسلے میں ریکارڈ بہت اچھا رہا ہے وزیر اعظم نے کہا کہ عدلیہ آزاد ہے دونوں ملزمان کے وکلاء کو پورا موقعہ ملا تھا۔ انہیں چاہئے تھا کہ اس چارٹر کا حوالہ دیتے۔ اب بھی اپیل کی گنجائش موجود ہے۔ عدالت آزاد ہے اپنے فیصلے کرتی ہے۔ کچھ فیصلے کسی کو پسند آتے ہیں کسی کو ناپسند۔ لیکن یہ سب کچھ پاکستان کے آئین کے اندر ہو رہا ہے۔ لیکن ہماری حکومت اس موقف پر قائم ہے کہ وہ عدالتی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔"

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر میں موت کا رقص

الجزائر میں تین سال کے عرصے میں ۳۰ ہزار افراد کی ہلاکت ایک ایسا لمحہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ مسلمان انتہا پسند حکومت کے خلاف بر سر پیکار ہیں۔ اسلامی سالویشن فرنٹ کے افراد حکومت کے خلاف آگ اور خون کا بازار گرم رکھتے ہیں۔

الجزائر میں مسلمان عسکریت پسندوں نے عہد کیا ہے کہ وہ رمضان کے مقدس مہینے کا اختتام آگ اور شعلوں سے کریں گے۔ مسلمان عسکریت پسندوں نے عہد کیا ہے کہ وہ الجزیرہ میں حکومت کی جانب سے جیل کے ایک بلوے کو کچلے جانے کے بعد وہ اپنے حملوں میں اضافہ کر دیں گے۔ عسکریت پسندوں کا کہنا ہے کہ سیکیورٹی فورسز نے جب جیل میں برپا ہونے والی بغاوت کو روکا تو جان بوجھ کر مسلمان قیدیوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ حکومت نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ جیل میں ۹۶ قیدیوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔ جبکہ ایک مسلمان عسکریت پسند دھڑے کا کہنا ہے کہ دو سو قیدیوں کو ہلاک کیا گیا ہے۔ ان قیدیوں کی ہلاکت کا انتقام لینے کے لئے انہوں نے رمضان کے مہینے کا اختتام آگ اور خون سے کرنے کی دھمکی دی ہے۔

اسلامی سالویشن فرنٹ کے لیڈر انور حدام نے کہا ہے کہ سکاجی نامی جیل میں جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد دنیا بھر کے ممالک کو الجزائر سے اپنے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔

حکومتی ذرائع کے مطابق اس جیل سے قیدیوں نے بھاگنے کی کوشش کی اور اس عمل کے دوران چار وارڈروں کو ہلاک کیا۔ جس کے جواب میں فوج اور پولیس نے قیدیوں پر فائرنگ کی۔ اسلامی فرنٹ کے لیڈر نے کہا کہ اس سے قبل گزشتہ نومبر میں بے روغیہ نامی قید خانے میں اسی طرح کے بہانوں کی آڑ لے کر ۵۰۰ قیدیوں کو ہلاک کیا گیا تھا۔

تین سال قبل عام انتخابات کے پہلے مرحلے میں اسلامی فرنٹ نے اکثریت حاصل کر لی تھی اور امید تھی کہ دوسرے مرحلے کے مکمل ہونے کے بعد اسلامی فرنٹ اقتدار حاصل کر لے گا۔ اگر اس طرح ہو جاتا تو عالم اسلام میں الجزائر وہ پہلا ملک ہوتا جہاں الیکشن یعنی رائے عامہ کے ذریعے مسلمان انتہا پسندوں کو حکومت مل جاتی۔ اس کے علاوہ اور کسی بھی اسلامی ملک میں ابھی تک مذہبی عناصر انتخابات جیتنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ قیدیوں نے بغاوت کر دی۔ سات میں سے چار وارڈوں کو یرغمال بنا لیا اور ان سے بات چیت کرنے کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ تب ان پر حملہ کیا گیا۔

اسلامی فرنٹ کے مسٹر حدام نے اس واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔

اس جیل میں اسلامی انتہا پسندوں کی ایک بڑی تعداد قید ہے۔ جن میں سے ایک بڑی تعداد کو موت کی سزا سنائی جا چکی ہے۔ اس جیل میں ۱۲۶ اسلامی انتہا پسندوں کو موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ لیکن ۱۹۹۳ء کے بعد سے یہ سلسلہ معطل کر دیا گیا۔

☆ ○ ☆

روس پر امریکہ کا دباؤ

گزشتہ دنوں روس کی طرف سے یہ خبر ملی تھی کہ وہ ایران کے ایٹمی پروگرام کی مدد کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن کلنٹن حکومت اب روس پر یہ دباؤ بڑھا رہی ہے کہ وہ ایران کے ایٹمی پروگرام کی مدد روک دے۔ اور اگر ماسکو نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے امریکہ کی امداد بند کر دی جائے گی۔

ماضی میں روس یعنی سابقہ سوویت یونین کو امریکہ کا حریف اور ہم پلہ سمجھا جاتا تھا۔ امریکہ روس سے بات کرتے ہوئے خم کھاتا تھا۔ روس کی فوجی قوت امریکہ کے برابر سمجھی جاتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ امریکہ کسی بھی معاملے میں من مانی کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوتا تھا۔ سوائے اس کے کہ دونوں بڑی طاقتیں کسی مسئلے پر باہمی سمجھوتہ کر لیں۔ لیکن جب سے روس کا عالمی طاقت کا کردار ختم ہوا ہے اور سوویت یونین کے کئی ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد سے امریکہ اب چھوٹے ملکوں کو تو آئے دن آنکھیں دکھاتا ہی ہے۔ اب اس نے روس کو بھی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔

روس کی کمزوری یہ ہے کہ ۷۰ سال جو کمیونسٹ نظام اس پر مسلط رہا ہے اس نے روس کو عملاً ایک غریب ملک بنا دیا ہے۔ سابق صدر گورباچوف کہا کرتے تھے کہ اگر فوجی طاقت اور خلائی ترقی کو بیچ میں سے نکال دیا جائے تو روس اور ایک ترقی پذیر تیسری دنیا کے ممالک میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور اب تو روس امریکہ سے امداد حاصل کر رہا ہے۔ اور دیگر مغربی ممالک کی طرف بھی ہاتھ بڑھاتا رہتا ہے۔

ایسی صورت میں اگر امریکہ دھمکی دیتا ہے کہ ایران کا جوہری پروگرام بھول جاؤ تو روس اس کا مقابلہ کس طرح کر سکے گا؟

☆ ○ ☆

سائنسی مجلس مذاکرہ

انور اقبال سیفی (لاہور) انگریزی اخبار دی نیوز انٹرنیشنل کے ۴ فروری ۱۹۹۵ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں سائنسی مجلس مذاکرہ کے عنوان سے لکھتے ہیں:

تھوڑا عرصہ قبل مجھے کراچی یونیورسٹی کے ایچ۔ ای۔ جے ریسرچ سنٹر کی طرف سے "پروٹین سٹرکچر فنکشن ریلیشن شپ" کے موضوع پر منعقد کئے جانے والے سائنسی مجلس مذاکرہ میں شمولیت کا موقعہ ملا۔

اس مذاکرہ کے دوران پاکستانی سائنس دانوں نے باہر سے آئے ہوئے سائنس دانوں سے باتیں سنیں اور ان سے باتیں کیں۔ انہیں آپس میں خیالات کے تبادلے کے لئے ایک نہایت اچھا موقعہ حاصل رہا۔ ہم سب کو اس وقت دنیا میں ہونے والی تازہ ترین ریسرچ کا علم ہوا۔ یہ ایک ایسی تحقیق ہے جو ہماری زندگیوں کو ایک نئی تبدیلی سے ہمکنار کرے گی۔ یہ وہ لوگ تھے جو بہتر مستقبل کی طرف ہماری رہنمائی کرنے والے ہیں۔ انسانوں سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ وہ اَن جانی چیزوں کی جستجو میں لگے رہیں اور یہی وہ کام ہے جو یہ سائنس دان کر رہے ہیں ان سائنس دانوں کی تحقیق کے متعلق علم حاصل کرنے اور باقی دنیا کے لئے ان کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کے سلسلے میں ایسی مجالس مذاکرہ بہت اہم ہوتی ہیں۔ اسی لئے وقتاً فوقتاً ایسے سائنس دانوں کو بیرونی ممالک سے یہاں آنے کے لئے دعوت دی جانی چاہئے۔ اس طرح ہمیں اپنی تحقیق کو آگے بڑھانے کے لئے نئے خیالات مل سکتے ہیں۔

کراچی یونیورسٹی میں ایچ۔ ای۔ جے نے یہ مجلس مذاکرہ منعقد کروا کر ایک بہت اچھا کام کیا ہے۔

جمیل احمد بٹ ڈان ۲۔ جنوری ۱۹۹۴ء کے شمارے میں سٹرائک کے عنوان سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

ہم جو کراچی کے رہنے والے ہیں ہمیں ۱۸۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ایک اور سٹرائک کی مشکل پیش آئی۔ یہ نہایت دل شکن تھی اور تاریک۔ جیسا کہ ہمیشہ ایسے موقعوں پر ہوتا ہے جنہیں نامطلوبہ زبردستی کے ساتھ وقوع میں لایا جاتا ہے۔ اس مماثلت کے علاوہ اس سٹرائک میں دو غیر معمولی باتیں پائی جاتی تھیں۔ پہلے تو یہ کہا گیا کہ یہ پر امن سٹرائک ہے۔ حالانکہ یہ سب سے زیادہ خونی تھی۔ جس میں تیرہ افراد جانیں کھو بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ یہ پہلی ایسی سٹرائک تھی جو مذہبی جماعتوں کی طرف سے بلائی گئی تھی۔ سٹرائک اس لئے کامیاب ہوئی کیونکہ ٹرانسپورٹ کا نظام اس دن معطل ہو گیا۔ اس نظام کا معطل ہونا سٹرائک کی اپیل میں شامل نہیں تھا۔ جبکہ کراچی ٹرانسپورٹ اتحاد نے اسی بات کا دعویٰ کیا تھا ۱۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو یہ عویٰ کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ٹرانسپورٹرز کی شکایات کو دور کر دیا جاتا یا ان کے دور کر دیئے جانے کا وعدہ کر دیا جاتا تو ٹرانسپورٹ کا نظام اس دن جاری رہتا اور سٹرائک ناکام ہو جاتی۔ چونکہ یہ اقدام وقت پر نہیں کئے گئے اور حکومت کی ٹرانسپورٹ بھی سڑکوں پر نہیں لائی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انتظامیہ نے ان لوگوں کی مدد کی جو اپنا ہدف حاصل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ سٹرائک کی کامیابی کا سہرا حکومت کے سر بندھنا چاہئے۔

افسوس ہے کہ بعض مذہبی قوتوں نے اپنی زمین کھو دی ہے۔ حکومت نے پھر ایک دفعہ یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ اپنی پالیسیوں میں مستحکم ہے اور وہ لوگوں کے ہاتھوں شکست ماننے کے لئے تیار ہے جو ان ذرائع سے طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو ووٹ کے خلاف ہیں۔

مالاکنڈ کی کہانی کراچی میں دہرائی گئی جس سے یہ ثابت کیا گیا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی سندھ حکومت بلیک میل سے اتنی متاثر ہو سکتی ہے جتنی صوبہ سرحد میں پاکستان پیپلز پارٹی کی ہوئی تھی۔ اس دن اپنا جذبہ و جوش دکھانے والے لوگوں نے جنہیں اپنی کامیابی پر فخر تھا انہوں نے کوئی وقت ضائع کئے بغیر اپنی آئندہ کی سکیموں کا اظہار کر دیا۔ ڈان ۱۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کے سٹی کے صفحہ پر یہ کہا گیا تھا کہ اب یہ لوگ پہیہ جام ہڑتال کا مطالبہ کریں گے اور اندرون سندھ بھی ایسا کیا جائے گا۔ چیف منسٹر کے گھر کا محاصرہ کیا جائے گا۔ آئی۔ جی۔ پی۔ ہاؤس اور سندھ سیکریٹریٹ کا بھی۔ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ اب اپنی طاقت کا اندازہ لگا لے جو لوگ ہر بات کا حل طاقت اور محض طاقت سے کرنا جانتے ہیں ان کے متعلق اور کیا کچھ سوچا جا سکتا ہے بیں دسمبر ۱۹۹۴ء کے ڈان میں یہ رپورٹ شائع کی گئی تھی۔ (آخری صفحے پر) کہ ایک اور انسانی جان ضائع کر دی گئی۔ یہ واقعہ لاڑکانہ میں پیش آیا۔ ہم نہیں جانتے کہ انور حسین ابڑو جسے قتل کیا گیا ایک اور معصوم نشانہ ہے غیر رواداری کا۔ یا جس ارادے کا اظہار پہلے کیا گیا تھا۔ کہ زیادہ طاقت استعمال کی جائے گی اور اس کا سندھ کے اندرونی علاقے میں بھی مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس کا اب آغاز ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرے ہو سکتا ہے ایسی ہی مزید خبریں بھی آنے والی ہوں۔

ہم تو ایسی خبروں پر بے بسی کی حالت ہی میں آہ و بکا کر سکتے ہیں۔ یہی کچھ ہے، جو ہم سے ممکن ہے۔ اگر حکومت بھی وہ کچھ کرے جو وہ کر سکتی ہے یا جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے اور جس کے لئے وہ وسائل بھی رکھتی ہے تو حالات یقیناً بروقت بدل سکتے ہیں صرف ایک بات جو حکومت کو ان Prophets of Doom کو ختم کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے وہ چھوٹے چھوٹے سیاسی منافع ہیں۔ جو لوگ قانون لاگو کرنے والے ہیں۔ ان کا قانون توڑنے والوں سے یہ تعلق اب ختم ہو جانا چاہئے۔ تاکہ پاکستان کو ایک بہتر مستقبل میسر آسکے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

بقیہ صفحہ ۳

ایک دفعہ ایک سراوگی (جینی) کے جسم میں کیڑے پڑ گئے آپ نے تیزاب ڈال کر ان تمام کیڑوں کو ہلاک اور زخم کو صاف کر دیا۔ وہ بڑی دعائیں دینے لگا کہ مہاراج بڑی کرپا ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا کرپا کیا خاک ہوئی تمہارے مذہب پر تو پانی پھر گیا۔ ایک جیو کے عوض میں ہزاروں جیو ہلاک ہو گئے۔

اہل اسلام کے انحطاط پر اندوہ کا یہ عالم تھا کہ باریک سے باریک اشارہ دیکھ کر بھی روح مضطرب ہو جاتی۔ مئی ۱۹۰۹ء کا ذکر ہے اپنے نیازمندوں کی ایک محفل میں بڑے درد سے فرمایا"۔ مسلمانوں میں بدکاری کی بہت عادت ہو گئی ہے اور پھر بدکاری کو بدکاری بھی تو نہیں سمجھتے۔ میں نے ایک شخص کو نصیحت کی کہ تو فلاں عورت سے ناجائز تعلق نہ رکھ تو اس نے کہا اس عورت نے اپنی برادری اور قوم کو چھوڑ کر وفاداری کا ثبوت دیا اور میں مرد ہو کر اس کو چھوڑوں اور بیوفائی کروں فرمایا یہ اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے خلاف ہے۔

گناہ سے بچنے کا طریق اور اب رخصت ہونے سے پہلے آپ ہی کی زبان سے گناہ سے بچنے کا ایک طریق بھی سنتے جایئے۔ فرمایا "ایک دفعہ میرے دل میں کسی گناہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں نے بہت حمائلیں لے کر اپنی ہر ایک جیب میں ایک حمائل رکھی ایک حمائل ہاتھ میں رکھنے کی عادت ڈالی۔ بستر پر سامنے الماری پر۔ مکان کی کھونٹیوں پر غرض کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں قرآن سامنے نہ ہو۔ پس جب بھی وہ خیال آتا تو قرآن سامنے ہوتا۔ جس پر عمل کرنا ضروری تھا۔ یہاں تک کہ نفس تنگ ہو گیا۔ اور اس گناہ کا خیال ہی جاتا رہا۔

(ہفت روزہ لاہور ۹۔ جولائی ۱۹۹۴)

بقیہ صفحہ ۱

وقت مجھ سے خوف زدہ ہی رہو۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ خوف بھی رکھو۔ اور خواہ کتنی ہی بڑی مصیبت ہو۔ اس میں میری رحمت سے بھی مایوس نہ ہو۔ کیونکہ جو خدا کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ وجہ یہ کہ جس طرح ایک شخص پر اگر کوئی ادنیٰ سا احسان کرے اور وہ اس کی قدر نہ کرے۔ تو پھر اس پر اس شخص کیطرف سے احسان نہیں کیا جاتا' لیکن جب کوئی شخص خدا کے اتنے بڑے بڑے احسانات کے ہوتے ہوئے یہ کہے کہ اس نے مجھ پر کوئی احسان کیا ہی نہیں یا اب نہیں کرے گا۔ تو خدا ایسے شخص سے اپنے انعامات کو روک لیتا ہے۔ ہاں عام احسان تو اس کے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ یہاں انعام روکے جانے سے وہ انعام مراد ہیں۔ جو خاص ہوتے ہیں۔ کیونکہ عام احسان اس کی رحمت عامہ کا نتیجہ ہوتے ہیں مگر جو خاص انعام ہوتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ روک دیتا ہے۔

(از خطبہ ۲۷۔ جون ۱۹۱۹ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

اتوار ۵۔ مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

- 4-30 تلاوت
- 4-45 حدیث
- 5-00 یوروفائل۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۳۰۔ اگست ۱۹۹۴ء۔ حصہ دوم
- 5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر ا حصہ دوم
- 6-00 اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
- 6-10 خبریں
- 6-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ البانوی زبان میں انٹرویو
- 7-00 ملاقات ۔ غیر ملکی نمائندگان سے۔ ۵ مارچ ۱۹۹۵ء
- 8-00 لیٹر فرام لندن۔ از مکرم آفتاب احمد خان صاحب
- 8-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ (ا) جرمن زبان میں خبروں پر تبصرہ
- 9-30 محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سے انٹرویو
- 9-50 کل کے پروگرام

سوموار ۶۔ مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

- 4-30 تلاوت
- 4-45 ملفوظات
- 5-00 یوروفائل۔ تقریر از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد۔ "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ"
- 5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر ۲ حصہ اول
- 6-00 اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
- 6-10 خبریں
- 6-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ سوئٹزرلینڈ کا ایک دورہ
- 7-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶۵
- 8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کی سالگرہ۔ (ا) ربوہ سے پروگرام
- 8-30 جرمن دوستوں کے لئے پروگرام
- 9-00 چلڈرن کارنر
- 9-50 کل کے پروگرام

منگل ۷ مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق

- 4-30 تلاوت
- 4-45 سیرۃ النبی
- 5-00 طبی معاملات۔ ڈاکٹر مجیب الحق کی ڈاکٹر داؤد اے خان سے گفتگو۔ عنوان۔ تھائیرائیڈ گلینڈز (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
- 5-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر ۲ حصہ دوم
- 6-00 اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
- 6-10 خبریں
- 6-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ گوئٹے مالا کا ایک دورہ۔ حصہ اول
- 7-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶۶
- 8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ ختم نبوت کی حقیقت از مکرم مبشر کاہلوں صاحب
- 8-30 چلڈرن کارنر
- 9-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی "دلبر میرا یہی ہے"
- 9-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد ارشاد انور صاحب مربی سلسلہ ر۔ ب/ ۲۱۹ گنڈ سنگھ والا کو ۹۵-۲-۸ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے "عالیہ عنبر" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ چوہدری محمد اسماعیل اٹھوال کی پوتی اور مکرم چوہدری شکور احمد صاحب جھنگ صدر کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ مورخہ ۹۵-۱-۲۹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم اسامہ عمر حال کینیڈا ابن مکرم عصمت اللہ صاحب چک نمبر ۹۷ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام زویا عمر تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم چوہدری شریف احمد صاحب چیمہ آف گوجرانوالہ کینٹ کی نواسی ہے بچی کی درازی عمر اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کھریانوالی ضلع گجرات کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ
ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
۹۶۔ گلبرگ روڈ لاہور

○ حکومت پنجاب (محکمہ محنت) نظامت افرادی قوت و تربیت کے مذکورہ بالا ادارے نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواستیں مطبوعہ فارمز پر ۱۱۔ مارچ تا ۱۴۔ مارچ ۹۵ء وصول کی جائیں گی۔

۱۔ الیکٹریشن ۲۔ ریڈیو / ٹیلی ویژن مکینک ۳۔ ایئرکنڈیشن ریفریجریشن مکینک ۴۔ ڈرافٹسمین ٹیکنیکل ۵۔ مشینسٹ ۶۔ فٹر جنرل ۷۔ کارپینٹر ۸۔ ویلڈر ۹۔ پینٹر

ٹریڈ نمبر ۱ تا نمبر ۴ کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک۔

ٹریڈ نمبر ۵ تا نمبر ۹ کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹۵-۲-۲۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور حال جرمنی وصیت نمبر ۱۸۰۵۹ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی عزیز کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: یکم - مارچ-1995ء
آج دھوپ نکلی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق مہران بینک کے سربراہ یونس حبیب کو بینک فراڈ کے جرم میں مجموعی طور پر ۱۷سال قید اور ۲۲۰ کروڑ روپے (۲-ارب ۲۰ کروڑ روپے) جرمانہ کا حکم سنا دیا گیا ہے۔ عدم ادائیگی کے جرم میں ان کو مزید دو سال قید سخت بھگتنا پڑے گی۔ ان پر ایک ارب ۱۰ کروڑ روپے کے فراڈ کا الزام ثابت ہو گیا ہے۔ ملزم کی طرف سے فیصلہ موخر کرنے کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ فیصلہ سننے کے بعد یونس حبیب نے کہا کہ میں مضبوط اعصاب کا مالک ہوں۔ یہ سپیشل کورٹ ہے اور فیصلہ بھی سپیشل ہے۔ یہ سب کھیل کا حصہ ہے خدا کی رضا پر خوش ہوں اپیل کے لئے اپنے وکلاء سے مشورہ کروں گا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے میرے اقدامات کو آگے نہیں بڑھایا غلط کام بھی کئے۔ انہوں نے کراچی پہنچنے پر کہا کہ میں جمہوریت کا حامی ہوں۔ میں نے قومی حکومت بنانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ قانون کے مطابق تبدیلی آسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے محاذ آرائی کم کرنے کے لئے قائد حزب اختلاف کو نمبر ۲ حیثیت دی۔ مگر اپوزیشن نے ہر معاملے میں مخالفت برائے مخالفت کی۔ حکومت نے بھی رواداری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ صدر وزیر اعظم قائد حزب اختلاف اور سیاسی رہنماؤں سے جو بھی ملے گا اس سے پوچھوں گا کہ ہمارا مستقبل کیا ہے ہم کہاں جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے نگران وزیر اعظم کے طور پر نواز شریف نے نامزد کیا تھا بے نظیر نے اتفاق کیا۔ کراچی پہنچنے پر ان کو پروٹوکول دیا گیا۔ ایجنسیوں نے نگرانی بھی شروع کر دی ہے۔

○ وزیر اعظم کی صدارت میں گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کے اجلاس میں مسلح تنظیموں کے خلاف بغاوت کے مقدمے درج کرانے پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ پنجاب میں شروع کئے گئے گرینڈ آپریشن پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ کسی کو مذہب یا سیاست کے نام پر دہشت گردی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت ریاست کے اندر ریاست بنانے کی اجازت نہیں دے گی۔

○ وزارت خارجہ نے گوا میں پاکستان بھارت چین اور امریکہ کے درمیان ایٹمی مسائل پر بات چیت کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ خفیہ ایٹمی مذاکرات کا ایک دور چین میں بھی ہو چکا ہے۔ تاہم دفتر خارجہ نے کہا کہ ان مذاکرات کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ غیر سرکاری کوششوں کا ایک حصہ ہے۔

○ وزیر اعظم نے سندھ میں ہنگامی حالت کے نفاذ اور گورنر راج کی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ تاہم وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کا مشورہ دیا گیا ہے وزیر اعظم نے گورنر شپ ایم کیو ایم کو دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

○ حکومت مخالف اتحاد کے قیام کے لئے مسلم لیگ نے مذہبی جماعتوں سے رابطے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ اس سلسلے میں اعجاز الحق راجہ ظفر الحق اور شاہد خاقان عباسی پر مشتمل کمیٹی بنا دی گئی یہ کمیٹی مارچ کے وسط میں تفصیلی رپورٹ پیش کرے گی۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی امن فوج میں شامل پاکستانی جوانوں کے ساتھ عید الفطر منانے کے لئے سارائیو روانہ ہو گئے ہیں۔

○ لاہور میں ڈکیتی کی واردات میں مسلح موٹر سائیکل سوار دو تاجروں سے اڑھائی لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ ملزمان دیر تک اندھا دھند فائرنگ کرتے رہے۔ کسی کو آگے بڑھنے کی جرات نہ ہوئی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیری حریت پسند اپنی آزادی کے ساتھ امت مسلمہ کی بقا کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں مجاہدین نے قربانیوں کی جو لازوال داستانیں رقم کی ہیں تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ بھارت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں ۶ لاکھ فوج تعینات کرنے سے اس کی بوکھلاہٹ واضح ہو جاتی ہے۔ انہوں نے بعض مسلمان ملکوں کے سفیروں سے ملاقات میں کہا کہ کشمیر بوسنیا اور چیچنیا کے مسلمان ہماری توجہ کے طالب ہیں۔ مسلمان ممالک نے اگر ذمہ داری قبول نہ کی تو یہ تاریخ کا بہت بڑا سانحہ ہو گا۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ اب میں گرفتاری قومی اسمبلی میں جا کر دوں گا گرفتاری سے پہلے حکومت سے یہودیوں کے گٹھ جوڑ کی تفصیلات بتانا چاہتا ہوں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ اگر کراچی کے حالات ٹھیک نہ ہوئے تو صنعتکار اور تاجر ٹیکس نہیں دیں گے۔ روزانہ دس بیس جنازے اٹھتے ہیں مگر حکومت بے بس ہے۔

○ کراچی کے ایوان ہائے صنعت و تجارت نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ کراچی کے تاجر احتجاجاً عید نہیں منائیں گے۔ انہوں نے الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات بند کرنے کی دھمکی دے دی ہے تاجروں نے سیاسی اختلافات کے حل کے لئے ثالثی کی تجاویز دی ہیں۔

○ چند دینی جماعتوں جمیعت العلمائے اسلام، جمیعت علمائے پاکستان (نیازی گروپ) جمیعت اہل حدیث جماعت اسلامی اور جمیعت اہل سنت نے ۹ مارچ سے حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے اور کہا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں کوئی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔

○ کراچی پر بدستور خوف کا راج ہے۔ رینجرز کی چیک پوسٹ پر حملہ سے ۲ جوان زخمی ہو گئے۔ الفلاح کے علاقے میں رات بھر فائرنگ ہوتی رہی۔ مساجد پر لوگوں نے از خود سخت حفاظتی انتظامات کئے ہیں۔ لوگ ابھی تک سہمے ہوئے ہیں۔ دو مزید واقعات میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ آٹھ دوکانیں لوٹ لی گئیں۔

○ لاہور میں شب قدر کی شب مساجد کے باہر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ ضلعی انتظامیہ نے پولیس کی بھاری نفری تعینات کر رکھی تھی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے آئی جی جیل خانہ جات کو حکم دیا ہے کہ وہ کوٹ لکھپت جیل کا دورہ کریں اور قیدی بچوں کو بیڑیاں پہنانے اور ان کے زخمی ہونے کے بارے میں ۱۵ دن میں رپورٹ پیش کریں۔

○ صوبائی وزیر سماجی بہبود چوہدری بدرالدین نے کہا ہے کہ چند دینی مدرسے زکوٰۃ اور بیرونی امداد سے اسلحہ خرید کر فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں بھکاریوں کے ذریعے منشیات پھیلائی جا رہی ہے۔ فقیروں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ متعدد بھکاری پکڑے گئے محکمہ سماجی بہبود میں بھی متعدد جعلی تنظیموں کا انکشاف ہوا ہے۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے عالمی پریس کو آگاہ کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ کئی ممالک کے سربراہوں کو خطوط بھجوائے جا رہے ہیں۔ اہم وکلاء پر مشتمل پینل بنایا جائے گا۔ جو شیخ رشید کی اپیل داخل کرے گا۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے کہا کہ عدلیہ سے اعتماد اٹھ گیا تو ملک میں انارکی پھیل جائے گی۔ بے نظیر انتقام لے کر اپوزیشن کو ختم نہیں کر سکتیں۔

○ لیلۃ القدر کے موقع پر مسجدوں سمیت کراچی بھر میں فائرنگ کی گئی جس کے نتیجہ میں متعدد مساجد میں نماز فجر ادا نہ کی جا سکی۔ مسجدوں پر پہرہ دینے والوں کی جوابی فائرنگ سے دہشت گرد ناکام فرار ہوتے رہے۔ البتہ فائرنگ سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

اعلان تعطیل

○ الفضل کے دفاتر مورخہ ۳ تا ۵ فروری ۱۹۹۵ء (جمعہ تا اتوار) عید کی تعطیلات کے سلسلے میں بند رہیں گے۔ لہذا ۳ تا ۵ فروری ۱۹۹۵ء کو الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام ایجنٹ کرام حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
اعتماد کا نام
الطاہر
سیٹلائٹ سسٹم
بوہا مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 211806 P.P

خود مل کر تشخیص اور مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ مطب حمید کا
— ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے —
● 5 تا 7 تاریخ
مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک فون 906
کوٹھی 1/4 دارالبرکات ربوہ فون 555
● 10 تا 12 تاریخ
سیکٹر I 10/2 گلی 32 اسلام آباد
فون 415845
● 15، 16 تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالا
● 20 تا 23 تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد 3 کراچی 44
● 25 تا 27 تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
باقی دنوں میں:
مطب حمید
نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔
گوجرانوالہ فون: 254634 - 219065 - 218534